خلافت اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

❁ فرزندِ علی، محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''ان دنوں جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے، میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا، کہنے لگا: امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے، پھر ایک اور آدمی نے خبر دی کہ ابھی ابھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے، میں نے کسی اندیشہ کے پیش نظر انہیں کمر سے تھام لیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہ ہو آپ کی ماں، چھوڑیئے! آپ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے، دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ شہید ہو چکے ہیں، واپس گھر آ گئے، دروازہ بند کر لیا۔ لوگ آپ کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹانے لگے، دروازہ کھولا، تو آپ کے پاس آ کر کہنے لگے، عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، اب ضروری ہے کہ کوئی خلیفہ ہو! اور ہم سمجھتے کہ اس منصب کا اہل آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میرے بارے ایسا مت سوچئے، میں بجائے اس کے کہ امیر بنوں، وزیر ہی بہتر ہوں۔ لوگ کہنے لگے: اللہ کی قسم! آپ سے زیادہ اس منصب کا اہل کوئی نہیں ہے۔ فرمایا: اگر مجھے ہی بنانا چاہتے ہو، تو میری بیعت چھپ کر نہیں ہو گی، میں مسجد چلا جاتا ہوں، جسے بیعت کرنی ہو وہاں آ کر بیعت کر لے۔ آپ مسجد کی طرف نکل گئے، وہاں لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔''

(فضائل الصّحابة للإمام أحمد بن حنبل: 969، وسندہٗ صحیحٌ)

یہاں واضح طور پر معلوم ہوتا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ خیال بالکل بے بنیاد ہے کہ آپ خلافت بلافصل کے دعویدار تھے، آپ رضی اللہ عنہ تو چوتھے خلیفہ ہونے پر راضی نہیں، بلکہ وزیر رہنا چاہتے ہیں، چہ جائیکہ خلافت بلافصل کا دعوی کریں۔